14422-کیا خوبصورتی اور زیبائش کے لیے مچھلیاں رکھنا حرام ہیں

سوال

کیا خوبصورتی اور زیبائش کے لیے مچھلیاں رکھنا حرام ہیں ؟
اسی طرح میں نے سنا ہے کہ کتے کی پیدائش اس جگہ کی گندگی سے ہوئی جہاں آدم علیہ السلام سے شیطان نے جھگڑا کیا تھا، کیا یہ بات صحیح ہے ؟

پسندیدہ جواب

شرعی احکام میں بعض جانوروں کو رکھنے اوران کی پرورش کرنے کی نہی آئی ہے، مثلا (کتا اور خنزیر) کیونکہ اسے رکھنے میں کئی قسم کے نقصانات ہیں، جن میں سے ہوسکتا ہے بعض کا ہمیں علم ہو اور کچھ ہمارے علم میں نہ آئیں.

لیکن جن جانوروں کو رکھنا شریعت نے منع نہیں کیا تو انہیں رکھنے میں کوئی حرج نہیں، سنت نبویہ سے ثابت ہوتا ہے کہ کچھ صحابہ کرام نے زیبائش اور رکھوالی، اور مباح قسم کے کھیل اور دل بہلانے کے لیے مباح جانور رکھے ہوئے تھے.

جیسا کہ انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے چھوٹے بھائی کے پاس ایک چڑیا تھی جس سے وہ کھیلا کرتا تھا، اس کی یہ چڑیا مرگئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے غمگین دیکھا، تو اس کا دل بہلانے لگے جو اس چھوٹے سے پرندہ کو رکھنے کی رضامندی تھی، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا :

"اے ابو عمیر نغیر نے کیا کیا !!"

اور ایک حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"ایک عورت بلی کی وجہ سے آگ میں داخل ہوگئی، اس نے اسے باندھ دیا اور کھانے کو کچھ نہ دیا، اور نہ ہی اسے چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے وغیرہ کھالے"

تو اس حدیث سے یہ سمجھ آتی ہے کہ اگر اس عورت نے اس بلی کو کھانے کے لیے کچھ دیا ہوتا تو وہ اس وعید سے نجات پاجاتی.

اور کہا جاتا ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی کنیت بھی اسی لیے پڑی کہ وہ اپنے ساتھ بلی رکھا کرتے تھے.

لھذا مباح اور جائز حیوانوں کی ضروریات پوری اوران کی دیکھ بھال کرتے ہوئے پال کر رکھنا جائز اور مباح امور میں سے ہے، بلکہ ہوسکتا ہے اجرو ثواب میں بھی شامل ہو.

جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"ہر جاندار اور ذی روح میں اجرو ثواب ہے"

لیکن جب اس کا خیال نہ رکھا جائے اور اس کی دیکھ بھال نہ ہو تو یہ گناہ اور معصیت کے باب میں داخل ہوگا، اور یہ آگ کی وعید میں شامل ہوتا ہے، جیسا کہ اس حدیث میں ذکر کیا گیا ہے جس میں عورت نے بلی کی دیکھ بھال نہ کی اور اس کا خیال نہ رکھا تو وہ مرگئی.

یہاں ہم سوال کرنے والے بھائی اور قاری کو یہ تنبیہ کرتے ہیں کہ مشرقی اور مغربی تنظیموں سے قبل ہی اسلام نے عورت اور جانوروں اور ملازمین اور مالکوں وغیرہ کے سارے حقوق کا خیال رکھنے کا اعلان کیا ہے، بلکہ اس سے بھی بڑھ کر مخلوق پر اللہ تعالی کے حقوق اور اللہ تعالی پر مخلوق کے کیا حقوق ہیں اسے بھی بیان کیا ہے۔

یہاں یہ بھی تنبیہ کریں گے کہ حیوان اور جانوروں سے زیادہ انسان و بشر کے حقوق کا خیال رکھنا زیادہ اولی اور افضل ہے، اور اس میں اجروثواب بھی زیادہ ہے۔

فرمان نبوي صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

"آگ سے بچ جاؤ اگرچہ آدھی کھجور خرچ کرکے ہی"

اور ایک حدیث میں فرمان نبوی ہے:

"میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا شخص جنت میں اس طرح ہیں"

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگشت شہادت اور اس کے ساتھ والی انگلی کے ساتھ اشارہ کیا۔

اس کے علاوہ بھی کئی ایک احادیث ہیں جن میں حقوق بیان کیے گئے ہیں۔

تو اس بنا پر آپ کے لیے خوبصورتی والی مچھلیاں جن کا ذکر آپ نے سوال میں کیا ہے رکھنی جائز ہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ ان کی دیکھ بھال کرنا ہوگی، اور انہیں ہلاک کرنے والے اسباب سے بچنا ہوگا۔ واللہ اعلم

اور رہا مسئلہ کتے کی خلقت اور پیدائش کا تو اللہ تعالی نے کتے کو بھی اسی طرح پیدا کیا ہے جس طرح باقی جانور اور حیوانات پیدا کیے ہیں، اور بغیر کسی دلیل کے کتے کی خلقت اور پیدائش میں کسی خصوصی اور معین مادہ کا دعوی کرنا جائز نہیں۔

فرمان باری تعالی ہے:

.{اور ہم نے جو جانا ہے اسی کی گواہی دیتے ہیں}.

اور رہا ابلیس لعین تو اللہ تعالی نے اسے آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا حکم دیا تو اس نے تکبر کرتے ہوئے سجدہ کرنے سے انکار کردیا، پھر اس نے آدم علیہ السلام کو گمراہ کیا اور انہیں اس درخت کا پھل کھانے کا کہا جس سے اللہ تعالی نے منع کیا تھا؛ اور وہاں کوئی گندگی تھی ہی نہیں، واللہ اعلم۔

اور جس جھگڑے کا آپ نے ذکر کیا ہے اسے کے متعلق ہم کچھ نہیں جانتے۔

اور قرآنی راہنمائی تو یہ ہے کہ مسلمان شخص اپنے دین اور دنیا میں جس چیز کا محتاج اور ضرورت مند ہے قرآن مجید اسے ذکر کرتا ہے، لیکن جس چیز کی اسے ضرورت اور حاجت ہی نہیں قرآن مجید اس سے اعراض کرتے ہوئے مسلمانوں کو یہ تعلیم دیتا ہے کہ وہ نفع مند علم میں مشغول رہیں، اور اس کے علاوہ جو کچھ ہے اس سے اعراض برتیں۔

اس کی مثال جس سے اس بات کی وضاحت ہوتے وہ یہ کہ جب قرآن مجید نے اصحاب کہف کے کتے کا ذکر کیا تو کتے کے رنگ، اور نوح علیہ السلام کی کشتی کے ذکر میں ان کی کشتی کس لکڑی کی بنائی گئی تھی، سے اعراض ہے، قرآن مجید نے اسے بیان نہیں کیا، کیونکہ اس کے بیان کرنے میں کوئی فائدہ نہیں۔

اور نہ ہی اسے جاننے سے کسی قسم کا نافع علم، اور اعتقاد نافع مرتب ہوتا ہے، ہوسکتا ہے کتے کی خلقت کے مادے والی بات بھی اسی قبیل سے ہو.

واللہ اعلم.